محترم جناب مفتی صاحب

(1297)

السلام علیکم! کیا فرماتے ہیں مفتیانِ کرام

تاریخ روانگی

سوال

معزز صاحب ایک شخص نے باہر ملک قطر میں ایک گاڑی خریدی ہے اس نے اس گاڑی کیلئے ایک ڈرائیور رکھا ہے لیکن کچھ شرائط پر یہ گاڑی دیا ہے یعنی مالک کے راس المال ہے اور ڈرائیور کا عمل ہے

دونوں نے باہم رضامندی سے یہ شرط لگائی ہے کہ اس گاڑی کے منافع اور نقصان میں ہم دونوں برابر کے شریک ہونگے یعنی اس گاڑی میں اگر کوئی چیز خراب ہوئی تو دونوں مشترکہ بنائیں گے۔ اب اسمیں ایک اضافی شرط لگائی ہے وہ یہ کہ اس گاڑی کا انجن بہت قیمتی ہے۔

اگر انجن خراب ہو گیا تو اس صورت میں تعاون گاڑی کے مالک پر ہوگا۔ ڈرائیور اس تعاون سے بری ہوگا کیا اس طرح شرکت یا مضاربت جائز ہے؟

تحقیقی جواب دیکر مشکور فرمائیں!

حافظ دلاور

[illegible]

دارالافتاء


حافظ دلاور (کوہاٹی)
0334-8251826
ای میل dilawerkhan.afridi@gmail.com
0334-8251826
پتہ: ذیشان بک سیلر خیبر مارکیٹ ڈاکخانہ [illegible] ضلع کوہاٹ

مفتی صاحب ایک شخص نے باہر ملک قطر میں ایک گاڑی خرید لی ہے اس نے اس گاڑی کے لیے ایک ڈرائیور رکھا ہے لیکن کچھ شرائط پر یہ گاڑی دی ہے یعنی مالک کا رأس المال ہے اور ڈرائیور کا عمل ہے دونوں نے باہم رضامندی سے یہ شرط لگائی ہے کہ اس گاڑی کے منافع اور نقصان میں ہم دونوں برابر کے شریک ہونگے یعنی اس گاڑی میں اگر کوئی چیز خراب ہوئی تو دونوں مشترکہ بنائیں گے اب اس میں ایک اضافی شرط لگائی ہے وہ یہ ہے کہ اس گاڑی کا انجن بہت قیمتی ہے اگر انجن خراب ہو گیا تو اس صورت میں تاوان گاڑی کے مالک پر ہو گا ڈرائیور اس تاوان سے بری ہو گا کیا اس طرح شرکت یا مضاربت جائز ہے ؟۔ تحقیقی جواب دیکر مشکور فرمائیں۔

**المستفتی:** حافظ دلاور

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

بسم اللہ الرحمن الرحیم

## الجواب حامداًو مصلیاً

واضح رہے کہ سوال میں ذکر کردہ صورت میں یہ معاملہ نہ مضاربت کا ہے اور نہ ہی شرکت کا بلکہ اس کا تعلق اجارہ (کرایہ داری) سے ہے اور اجارہ کہتے ہیں کہ اجرت کے ساتھ کوئی چیز کرایہ پر دینا اور عقد اجارہ کے درست ہونے کے لیے چند شرائط ہیں۔

1)۔ اجرت دن یا مہینہ وغیرہ کے اعتبار سے متعین ہو مثلاً سو، پانچ سو، ہزار وغیرہ۔

2)۔ اجارہ کی مدت متعین ہو مثلاً ہر مہینہ یا ہر دن ایک ہزار کی اجرت کے ساتھ کرایہ پر دینا۔

3)۔ اور جو چیز کرایہ پر دی جائے مثلاً گاڑی وغیرہ تو وہ مستاجر (عامل) کے پاس امانت ہو گی، اگر اس میں کوئی خرابی آجائے تو اس کی ذمہ داری مالک پر ہو گی نہ کہ عامل پر بشرطیکہ مستاجر (عامل) کی طرف سے کسی قسم کی کوئی غلطی اور تعدی نہ پائی گئی ہو۔

البتہ اگر اجارہ طویل المیعاد ہو یعنی لمبی مدت تک ہو تو ایسی صورت میں اگر چھوٹی موٹی خرابی مثلاً گاڑی کی پلگ تبدیل کرانا، ٹیونگ اور سروس کرانا وغیرہ مستاجر (عامل) کے ذمہ لگانے کی اجازت ہے۔

اور اگر کسی نے عقد اجارہ کرتے وقت مذکورہ بالا شرائط میں سے کسی شرط کا لحاظ نہیں رکھا تو یہ اجارہ فاسدہ ہو گا اور اجارہ فاسدہ کا حکم یہ ہے کہ مستاجر (عامل) جتنے دن کام کرے گا اس کو اجرت مثل یعنی عرف ورواج کے اعتبار سے جو مزدوری ڈرائیور کو ایک دن یا مہینہ کے اعتبار سے دی جاتی ہے وہ ملے گی۔

لہذا سوال میں ذکر کردہ معاملہ میں چونکہ مذکورہ شرائط کا لحاظ نہیں رکھا گیا اس لیے یہ اجارہ فاسدہ ہے کیونکہ یہاں اجرت اور مدت دونوں مجہول ہیں اور اس کے ساتھ نقصان میں بھی مستاجر (عامل) کو شریک کیا گیا ہے اس لیے

جاری ہے ...

دار الافتاء

اس معاملہ کو ختم کیا جائے اور عامل (ڈرائیور) نے جتنے دن کام کیا ہے اس کو اجرتِ مثل دی جائے، البتہ اس کی متبادل جائز صورت یہ ہے کہ گاڑی ہر ماہ یا ہر دن ایک ہزار کی اجرت کے ساتھ عامل کو دے دی جائے اور جو نفع ہو گا وہ سارا مالک کا ہو گا تو اس طرح یہ معاملہ کرنا جائز ہے۔

**کما فی الدر المختار: (6/6) مط: ایچ ایم سعید)**

وشرطها كون الأجرة والمنفعة معلومتين لإن جهالتهما تفضى الى المنازعة.

**وفيه أيضا (59/6)**

وإن مما تخرج بدونه فإن كان أثره يبقى بعد انتهاء العقد يفسد لأن فيه منفعة لرب الأرض وإلا فلا (قوله فلو لم تبق) بأن كانت المدة طويلة لم تفسد لأنه لنفع المستأجر فقط.

**وفی الفتاوى الهندية: (445/4) مط: ماجديه**

وإذا دفع الرجل الى رجل دابة ليعمل عليها ويؤجراها على أن ما رزقها الله تعالى من شئ فهو بينهما۔ فإن اجر العامل الدابة من الناس وأخذ الأجر كان الأجر كله لرب الدابة وللعامل أجر مثل عمله۔۔۔دفع بقره الى رجل على أن يعلفها وما يكون من اللبن والسمن بينهما انصافا فا لإجارة فاسدة۔

**وفی شرح المجلة لسليم رستم باز (323/1) مط: دار الكتب العلمية**

لا يلزم الضمان إذا اتلف المأجور فى يد المستأجر أو ضاع أو طرء على قيمته نقصان ولو شرط عليه الضمان فى عقد الإجارة لأن اشتراط الضمان فى الأمانات باطل۔

**وفی رد المحتار (46/6) مط: ایچ ایم سعید**

تفسد الإجارة بالشروط المخالفة لمقتضى العقد فكل ما أفسد البيع مما مر (يفسدها) كجهالة مأجور أو أجر أو مدة أو عمل وكشرط طعام عبد وعلف دابة ومرمة الدار أو مغارمها وعشر أو خراج أو مؤنة رد أشباه۔

**واللہ اعلم بالصواب**

بندہ **سرفراز صفدر** عفا اللہ عنہ

**اشرف علی** عفا اللہ عنہ

**دار الافتاء جامعہ اشرف المدارس کراچی**

۲۴/ جمادی الاولیٰ/ ۱۴۴۳ھ

29/ دسمبر/ 2021ء

**الجواب صحیح**

محمد یونس

بندہ **محمد یونس** عفی عنہ

**مفتی جامعہ اشرف المدارس کراچی**

۲۴/ جمادی الاولیٰ/ ۱۴۴۳ھ

الجواب صحیح

احسان اللہ عفا اللہ عنہ

۲۴/۵/۱۴۴۳ھ

الجواب صحیح

بندہ عبد اللہ سلیم عفا اللہ عنہ

۲۷/۵/۱۴۴۳ھ

دار الافتاء

فتوی نمبر ۱۹۱/۱۵

مؤرخہ ۲۸/۵/۱۴۴۳ھ

2/1/2022

مفتی جامعہ اشرف المدارس کراچی